کرۂ ارض کا خوبصورت پرندہ مور

امتیاز احمد انصاری

مکان نمبر 24، ریل پار، جہانگیری محلّہ، آسنسول (مغربی بنگال)

یوں تو قدرت نے اس روئے زمین پر انواع و اقسام کے جانور پیدا کئے ہیں۔ کسی کی رنگت نرالی ہے تو کسی کی آواز خوبصورت، کسی کی قد و قامت بڑی ہے تو کوئی بہت طاقتور، کسی کے پنجے نوکیلے ہیں تو کسی کے ڈنک زہریلے، کوئی ہواؤں میں پرواز کرتا ہے تو کوئی زمین کے اندر اپنا مسکن بنا کر رہتا ہے، مگر آج ہم ایک ایسے پرندے کی بات کریں گے جو اپنے خوشنما پروں اور دلفریب ناچ کی وجہ سے دوسرے پرندوں سے الگ اور امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ جی ہاں.....مور، جو اس کرۂ ارض کا خوبصورت ترین پرندہ کہلاتا ہے اور جسے کبھی کبھی رومانوی پرندہ بھی کہا جاتا ہے۔

مور دنیا کے اڑنے والے پرندوں میں سب سے بڑا پرندہ ہے، مگر یہ زیادہ تر اڑنے سے پرہیز کیا کرتا ہے اور جب اس کی اشد ضرورت پڑتی ہے تو لمبی اور اونچی اڑان کے بجائے چھوٹی اڑان پر ہی اکتفا کرتا ہے۔ Aves جماعت سے تعلق رکھنے والے ہندوستانی مور کا سائنسی نام Pavo Cristasus ہے۔ ہندوستانی تاریخ اور ثقافت میں مور بہت اہمیت کا حامل پرندہ ہے۔ مغل بادشاہ شاہجہاں جس تخت پر بیٹھتے تھے اس کا نام تخت طاؤس تھا جو مور کی طرح تھا، ٹھیک اسی طرح ہندوؤں کے بھگوان کرشنا کے تاج کا اعزاز بھی مور کو حاصل تھا۔ اسے وشنو دیوتا کا اوتار بھی کہا جاتا تھا جبکہ بدھ مذہب میں اس پرندے کو مقدس مانتے ہوئے اسے تاج پر سجانا مقدس مانا جاتا تھا۔ ان ہی وجوہات کی بنا پر ۱۹۶۳ء میں ہندوستانی حکومت نے مور کو ملک کا قومی پرندہ قرار دیا۔

بنیادی طور پر مور ایک زمینی پرندہ ہے جو اپنی بیشتر ضروریات زمین پر پوری کیا کرتا ہے، مگر اس کا بسیرا درختوں کی شاخوں اور گھروں کی چھتوں یا اونچی جگہوں پر ہوتا ہے۔ غذائی اعتبار سے اسے ہمہ خور پرندہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ چھوٹے پودوں کے مخصوص حصوں کے ساتھ کیڑے مکوڑوں، سانپ، چھپکلی اور چوہا وغیرہ کو بھی اپنی غذا کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ غور طلب ہے کہ مور اپنی غذا کی تلاش میں علی الصباح یا دن ڈھلے شام کے وقت نکلتا ہے جب کہ دن کے بقیہ حصے میں گرمی اور دھوپ سے بچنے اور اپنی حفاظت کے پیش نظر جنگلوں اور جھاڑیوں میں چھپے رہنا پسند کرتا ہے۔

مور مختلف رنگوں مثلاً نیلا، ہرا، سفید، ہلکا بھورا اور

بینگی رنگوں میں پایا جاتا ہے، مگر یہ تین خاص رنگوں میں زیادہ تر دکھائی دیتا ہے۔ ہندوستان، پاکستان اور سری لنکا سمیت ایشیائی ممالک میں زیادہ تر نیلے رنگ کا مور پایا جاتا ہے۔ جاوا اور میانمار (برما) میں سبز مور جبکہ افریقی ممالک میں کونگو مور کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے علاوہ دنیا کے مخصوص خطوں میں سفید مور بھی پائے جاتے ہیں، مگر ان کی تعداد میں اس حد تک کمی آ گئی ہے کہ اب یہ نایاب ہونے کے قریب پہنچ چکے ہیں۔

زیادہ تر مور کے پنکھ نیلے اور سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ سروں پر تاج کی طرح ایک کلغی بھی ہوتی ہے۔ گردن لمبی اور نیلے رنگ کی اور آنکھیں خوبصورت ہوتی ہیں، مگر اس کے جسم کی خوبصورتی اس کی دم کے پروں سے قائم ہے۔ رنگ برنگے خوشنما پر جن پر آنکھیں بنی ہوتی ہیں خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ بارش کے زمانے میں بادلوں کو دیکھ کر مور جب اپنے پروں کو پھیلا کر ناچنے لگتا ہے تو وہ منظر بڑا ہی دلکش اور خوبصورت ہوا کرتا ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مور کی طرح مورنی نہیں ناچتی ہے اور نہ ہی اس کے پنکھ مور کی طرح خوبصورت ہوتے ہیں۔ مور کی اوسط عمر ۱۰۔۲۵ سال کے درمیان ہوتی ہے۔ نر مور کی لمبائی ۱۰۰۔۱۱۵ سینٹی میٹر اور وزن ۴۔۶ کلو ہوتا ہے۔ مور کے مقابلے میں مورنی چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ۹۵ سینٹی میٹر اور وزن ۳۔۴ کلو گرام کے درمیان ہوتا ہے۔ مادہ مور یعنی مورنی کے پنکھ بھورے ہوتے ہیں اور دم بھی چھوٹی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مورنی مور کے مقابلے میں زیادہ آسانی کے ساتھ اڑ سکتی ہے۔ مور کی دم کی اوسط لمبائی ۵ فٹ ہوتی ہے۔ دو سال مکمل ہوتے ہی اس کے خوبصورت دم نکلنا شروع ہو جاتی ہے اور ۳ سال میں مکمل طور پر نکل آتی ہے، مگر ہر سال گرمی کے خاتمے کے بعد سے مور اپنی دم کے پروں کو گرانا شروع کر دیتا ہے۔ پروں کے یہ گرنے کا عمل Molting کہلاتا ہے۔ پھر ہارمون کی مدد سے دوبارہ پَر نکل آتے ہیں۔ مورنی ایک سال میں ۴۔۸ انڈے دیتی ہے جن سے ۲۸ دنوں کے بعد بچے نکل آتے ہیں۔

○○

قارئین سے گزارش

اردو اکادمی، دہلی سے شائع ہونے والے رسالے 'بچوں کا ماہنامہ امنگ' اور 'ایوانِ اردو' دہلی اپنی مقبولیت کے سبب ہندوستان کے گوشے گوشے تک پہنچتے ہیں، لیکن پھر بھی بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ انھیں رسالہ نہیں ملا۔ وہ پہلے اپنے ڈاک خانہ سے رجوع کریں اور اپنا اندراج نمبر اور پتا چیک کرائیں۔ ساتھ ہی اپنے احباب اور متعلقین کو دونوں رسالوں کے خریدار بنائیں۔ تاکہ اردو کے فروغ میں آپ کی بھی حصہ داری ہو سکے۔ (ادارہ)